حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

صاحبزادیاں

چار

مصنفہ

فقیر ابو العباس غلام رسول غازی قادری نوشاہی خطیب
جامعہ مسجد نور گنج حسین آباد نارووال

یا اللہ جل جلالہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ

اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور
مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں
کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں

ترجمہ: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب ھذا میں شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے مستند حوالہ جات کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چاروں صاحبزادیاں زینب رض رقیہ رض۔ ام کلثوم رض و فاطمۃ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے تھیں۔ جبکہ شیعہ حضرات ایک فاطمۃ زہرا کے قائل ہیں

مصنف

فقیر ابو العباس غلام رسول غازی قادری نوشاہی خطیب

جامعہ مسجد نور گنج حسین آباد نارووال ضلع سیالکوٹ

یا اللہ جل جلالہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ

اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور
مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں
کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں

ترجمہ: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب ھذا میں شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے مستند حوالہ جات کے ساتھ ثابت کیا گیا ھے۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاروں صاحبزادیاں زینب رض رقیہ رض ام کلثوم رض و فاطمۃ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے تھیں۔ جبکہ شیعہ حضرات ایک فاطمۃ زہرا کے قائل ھیں

مصنف

فقیر ابو العباس غلام رسول غازی قادری نوشاہی خطیب

جامعہ مسجد نور گنج حسین آباد نارووال ضلع سیالکوٹ

ناشر ———— فقیر ابو العباس غلام رسول صاحب غازی قادری نوشاہی خطیب
———— جامعہ مسجد نور گنج حسین آباد نارووال

طابع ————

مقام اشاعت ———— مدینہ بک ڈپو نارووال

کتابت ————

تاریخ اشاعت ——— ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ——— ۱۵ جنوری ۱۹۷۴ء

بار اوّل

تعداد ایک ہزار ۱۰۰۰

ھدیہ:- ایک روپیہ

پہلی نظر

حضرات۔ شیعہ ذاکرین نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک ہی بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تھی۔ حالاں کہ قرآن مجید کتب اہلسنت وجماعت اور شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں میں ایک سے زائد (یعنی چار) بیٹیوں کا مکمل ثبوت موجود ہے۔ لیکن موجودہ دور کے بعض نام نہاد مُلّاں قرآن پاک اور اپنی کتابوں کا صاف انکار کرتے چلے آرہے ہیں۔ حالاں کہ جس واضح طور پر شیعہ محدثین، مؤرخین ومجتہدین نے اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اس میں کسی ذاکر سے لے کر مبلغ اعظم تک انکار کی گنجائش نہیں۔ حضرات اس سے بڑھ کر رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور کیا توہین ہو سکتی ہے؟ کہ آپ کی اولادِ پاک کی نسبت کسی غیر کی طرف کی جائے۔ کبھی کہا جائے کہ زینب رضؓ، رقیہ رضؓ، ام کلثوم رضؓ آپ کی حقیقی صاحب زادیاں نہ تھیں۔ صرف فاطمۃ الزہرا رضؓ ہی آپ کی حقیقی بیٹی تھی۔ کسی مجلس میں یہ پڑھا جائے کہ یہ خدیجۃ الکبریٰ کی ہمشیرہ ہالہ کی لڑکیاں تھیں۔ جب کہ حضورؐ نے خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح کیا تو اس کے ساتھ آئی تھیں وغیرہ وغیرہ

فقیر انشاء اللہ العزیز روافض کی اُن مستند کتابوں سے جن پر شیعہ مذہب کا دار ومدار ہے ثابت کر دیگا کہ چاروں صاحبزادیاں زینبؓ۔ رقیہؓ۔ ام کلثومؓ وفاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن حضورؐ کی حقیقی صاحبزادیاں ام المؤمنین جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اطہر سے تھیں۔ حضورؐ نے چاروں صاحبزادیوں کے نکاح بھی کیئے اور ان کے ہاں اولادیں بھی ہوئیں۔ کسی غالی سے لے کر متعصب شخص کو بھی انکار کی گنجائش نہ رہے۔

فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

شیعہ مذہب کی وہ معتبر کتابیں جن کے حوالہ جات کتاب ہذا میں درج ہوئے

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
۱	ترجمہ مقبول	حکیم مقبول احمد دہلوی	۱۷	تفسیر مجمع البیان	طبرسی
۲	حیات القلوب	ملّاں باقر مجلسی	۱۸	مفاتیح الجنان	شیخ عباس علی قمی
۳	اصولِ کافی	یعقوب کلینی	۱۹	تفسیر منہج الصادقین	فتح اللہ کاشانی
۴	مجالس المومنین	قاضی نور اللہ شوستری	۲۰	منتہی الامال	شیخ عباس علی قمی
۵	تحفۃ العوام	سید احمد علی مفتی	۲۱	مناقب آلِ ابی طالب	علی بن شہر آشوب
۶	تہذیب الاحکام	شیخ طوسی	۲۲	امالی	شیخ طوسی
۷	من لایحضرہ الفقیہ	شیخ صدوق	۲۳	رجال کشی	عمر بن عبدالعزیز
۸	شرح نہج البلاغت	علی نقی فیض اسلام	۲۴	مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام	احمد شافی شہید ثانی
۹	شرح نہج البلاغت	مفتی محمد عبدہٗ			
۱۰	تفسیر خلاصۃ المنہج	فتح اللہ کاشانی	۲۵	انوارِ نعمانیہ	نعمت اللہ حسینی
۱۱	ترجمہ نہج البلاغت	رئیس احمد جعفری	۲۶	شرح نہج البلاغت	مفتی جعفر حسین
۱۲	فروع کافی	یعقوب کلینی	۲۷	زاد المعاد	ملّاں باقر مجلسی
۱۳	الخصال	شیخ صدوق	۲۸	الصافی شرح اصولِ کافی	ملاں خلیل قزوینی
۱۴	منتخب التواریخ	محمد ہاشم بن محمد علی			
۱۵	اعلام الوریٰ	طبرسی	۲۹	استبصار	شیخ طوسی
۱۶	ذبحِ عظیم	سید اولاد حیدر			

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سے زائد بیٹیوں کا ثبوت قرآنِ پاک سے

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ

ترجمہ:۔ مقبول شیعہ مطبوعہ افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور ص ۸۴۹ ۔ اے نبی اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں سے اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادروں کے گھونگھٹ نکال لیا کریں۔

مقامِ فکر: شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ اس آیت میں یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ سے حضورؐ کی ایک سے زائد بیٹیوں کا ثبوت ہرگز نہیں ملتا کیونکہ یہاں تعظیمی ہے۔ قارئین حضرات غور فرمائیں اگر تعظیمی جمع ہوتی تو قُلْ میں النَّبِیُّ میں کاف ضمیر خطاب میں افراد کیوں برتا گیا۔ جنابِ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا کی تمام عورتوں سے برگزیدہ ہیں۔ وہاں وَاصْطَفٰكِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ حالانکہ اس میں کاف ضمیر مفرد لایا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیوں کا ثبوت کُتبِ اہلسنّت و جماعت سے

زرقانی شریف ص ۱۹۳ جلد سوم۔ و اربع بنات زینبؓ (اکبرھن) و رقیہ رضؓ و ام کلثومؓ و فاطمہ رضؓ (اصغرھن) علی الاصح وکلھن ادرکن الاسلام وہاجرن معہ بمعنی الھن اجتمعن معہ فی المدینۃ بعد الھجرۃ۔

ترجمہ۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں زینبؓ سب سے

بڑی اور رقیہؓ وام کلثومؓ اور فاطمہؓ سب سے چھوٹی تھیں۔ یہی ترتیب صحیح ہے۔ ان تمام نے اسلام کو پایا اور حضورؐ کے ساتھ ہجرت فرمائی تھی۔ یعنی ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ حضورؐ کے ساتھ جمع رہیں۔ ایضاً تفسیر روح البیان جلد ثالث ص۱۵۷۔ ایضاً سیرت رسولِ عربی ص۶۲۳ بحوالہ طبقات ابن سعد و سیرت ابن ہشام۔ ایضاً شمس التواریخ جلد اول ص۱۰۱۴ سیرت حلبیہ مطبوعہ مصر جامع الازہر۔ مصنفہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیوں کا ذکر از کتب شیعہ

پہلا حوالہ۔ حیات القلوب جلد دوم مطبوعہ لکھنؤ مصنفہ ملّاں باقر مجلسی ص۷۱۸ سطرہ در قرب الاسناد بسند معتبر از حضرت صادق روایت کردہ است کہ از برائے رسولِ خدا از خدیجہؓ متولد شدند طاہرؓ و قاسمؓ و فاطمہؓ وام کلثومؓ و رقیہؓ و فاطمہؓ را بحضرت امیر المومنین تزویج نمود و تزویج کرد با ابو العاص بن ربیع کہ از بنی امیہ بود۔ زینبؓ را او بعثمان بن عفان ام کلثومؓ را و پیش از آنکہ بخانہ آں برود برحمت الٰہی واصل شد بعد از حضرت رقیہؓ را باو تزویج نمود۔

ترجمہ:۔ یعنی قرب الاسناد میں بسند معتبر حضرت صادق سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے ہاں خدیجہؓ سے پیدا ہوئے طاہرؓ و قاسمؓ و فاطمہؓ و ام کلثومؓ و رقیہؓ و زینبؓ۔ آپ نے فاطمہؓ کا نکاح امیر المومنین (علیؓ) سے کیا اور زینبؓ کا نکاح ابو العاص بن ربیع سے۔ جو بنی امیہ میں سے تھا اور ام کلثومؓ کا نکاح عثمانؓ بن عفان سے۔ ام کلثومؓ پیشتر اس کے کہ عثمانؓ کے گھر جائے انتقال کر گئی۔ اس کے بعد رقیہؓ کا نکاح عثمانؓ سے کر دیا۔

دوسرا حوالہ۔ اصول کافی مطبوعہ طہران جو کہ شیعہ حضرات کی مستند حدیث

کی کتاب اور امام قائم حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی مصدقہ اور صحاح اربعہ میں سے ہے۔ صہ ۲۳۸ سطر ۱۰ پر مرقوم ہے۔ وتزوج خدیجۃ وھوابن بضع وعشرین سنۃ فولدلہ منہا قبل المبعث القاسمؓ ورقیہؓ وزینبؓ وام کلثومؓ وولدلہ بعد المبعث الطیبؓ والطاہرؓ والفاطمہؓ علیہ السلام۔

ترجمہ :- آپؐ نے خدیجہؓ سے نکاح کیا جب کہ بیس اور چند سال کے تھے پس اعلانِ نبوت سے پہلے ان کے بطن سے قاسمؓ۔ رقیہؓ اور زینبؓ اور ام کلثومؓ پیدا ہوئیں اور بعثت کے بعد طیبؓ۔ طاہرؓ اور فاطمہؓ کا تولد ہوا۔

حوالہ تیسرا- مجالس المومنین مطبوعہ طہران مصنفہ قاضی نور اللہ شوستری شہید ثالث صہ ۸۹ سطر ۱۱ پر ہے۔ اگر نبی دختر بعثمان داد و ولی دختر بعمر فرستاد۔

ترجمہ :- اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی عثمانؓ کو دی تو ولی (یعنی امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ) نے اپنی بیٹی (ام کلثومؓ) عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کو دی ہے

چوتھا حوالہ :- حیات القلوب جلد دوم صہ ۷۱ سطر ۱۰ وابن بابویہ بسندِ معتبر از آں حضرت روایت کردہ است کہ از برائے رسولؐ متولد شد از خدیجہ قاسم وطاہر و نام طاہر عبد اللہ بود وام کلثوم۔ رقیہ و زینب و فاطمہ وحضرت امیر المومنین فاطمہ را تزویج نمود زینب را ابو العاص بن ربیع وا و مردے بود از بنی امیہ وعثمان بن عفان ام کلثوم را تزویج نمود وبیش از آنکہ بخانہ آورد برحمت الٰہی واصل شد چوں بجنگِ بدر رفتند حضرت رسولؐ رقیہ را باو تزویج نمود۔

ترجمہ:- ابن[1] بابویہ نے معتبر سند سے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ
رسول خدا کی اولاد خدیجہؓ کے شکم سے قاسمؓ اور طاہرؓ پیدا ہوئے۔ طاہرؓ کا نام عبداللہؓ
تھا اور بیٹیاں ام کلثومؓ۔ رقیہؓ۔ زینبؓ اور فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔ فاطمہؓ کا نکاح حضرت
علیؓ سے ہوا۔ اور زینبؓ کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے ہوا جو بنی امیہ سے تھا۔
اور ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمانؓ بن عفان سے ہوا۔ آپ ان کے گھر جانے سے
پہلے واصل باللہ ہو گئیں۔ پس جب جنگ بدر کو گئے رسول پاکؐ صلی اللہ علیہ و
سلم نے رقیہ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا۔

پانچواں حوالہ:- حیات القلوب جلد دوم صہ ۳۳۰ سطر ۱۳- پس یازدہ مرد
و چہار زن خفیہ از اہل مکہ گریختند و بجانب حبشہ روان شدند و از جملہ آنہا عثمان
بود و رقیہ دختر حضرت رسولؐ کہ زن او بود۔

ترجمہ:- پس گیارہ مرد اور چار عورتیں اہل مکہ سے خفیہ بھاگ کر حبشہ کو
روانہ ہوئے منجملہ ان کے حضرت عثمان تھے۔ اور رقیہؓ دختر رسولؐ جو عثمانؓ
کی منکوحہ تھیں۔

چھٹا حوالہ:- تحفۃ العوام: یہ کتاب تقریباً ہر شیعہ گھر میں موجود ہوتی ہے روزمرہ کی
دعاؤں میں ہر شیعہ سیاہ پوش مومن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر درود پاک پڑھنے
کا حکم دیا گیا ہے اس کتاب کے شروع میں شیعہ مذہب کے تین بڑے بڑے مجتہدوں کی دستخط
اور مہریں معہ فوٹو موجود ہیں مثلاً سید ابوالحسن الموسوی الاصفہانی۔ مولوی سید نجم الحسن۔ مفتی
سید احمد علی صہ ۱۲۲ سطر ۲ مطبوعہ منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور پر مرقوم ہے۔ اللہم صل علی

۱؎ ابن بابویہ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد ہیں صحاح اربعہ سے من لا یحضرہ الفقیہ انہی کی تصنیف ہے۔

فاطمہ بنت نبیک محمد علیہ وآلہ السلام والعن من اذی نبیک فیہا۔ اللھم صلی علی القاسم والطاہر النبی۔ نبیک۔ اللھم صل علی رقیہؓ بنت نبیک والعن من اذی نبیک فیہا۔ اللھم صلّ علی ام کلثوم بنت نبیک والعن من اذٰی فیہا۔

ترجمہ:۔ یا اللہ رحمت بھیج فاطمہؓ پر جو تیرے نبی محمد وآلہ والسلام کی بیٹی ہے۔ اور لعنت بھیج اس پر جو تیرے نبیؐ کو اس کے سبب اذیت دے۔ یا اللہ رحمت بھیج قاسمؓ اور طاہرؓ پر جو تیرے نبیؐ کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ رحمت بھیج اپنے نبیؐ کی بیٹی رقیہؓ پر اور لعنت بھیج اس پر جو تیرے نبیؐ کو اس کے سبب اذیت دے۔ یا اللہ رحمت بھیج اپنے نبیؐ کی بیٹی ام کلثومؓ پر اور لعنت بھیج اس پر جو تیرے نبی کو اس کے سبب اذیت دے۔

دعوتِ فکر:۔ اب اہلِ تشیع کو چاہئے کہ تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کر ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ جو شیعہ روزمرہ کی دعاؤں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ پاک پر ہر نماز کے بعد درود پاک نہ پڑھے وہ کس زمرہ میں شمار ہوتا ہے۔ اس ترقی یافتہ دور میں ہر شیعہ ذاکر سے لے کر ان کے مبلغ اعظم تک حضور کی اولادِ پاک (یعنی زینبؓ، ام کلثومؓ، رقیہؓ) کے وجود ہی تسلیم نہیں کرتے تو کیا یہ لوگ رحمت کے مستحق ہیں یا اس کے برعکس لعنت کے۔ اللہ تعالیٰ ہر شیعہ سیاہ پوش مومن کو ہدایت عطا فرمائے۔ تاکہ یہ روزمرہ کی لعنت خریدنے کی بجائے حضور کی اولادِ پاک پر درود شریف پڑھا کریں۔ اور لعنت کی بجائے رحمت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

یہی حدیث۔ تہذیب الاحکام۔ جو کہ روافض کی مستند اور معتبر حدیث کی کتاب ہے۔

جو آج کل پانچ صد روپے میں بھی نایاب ہے۔ مصنفہ علامہ طوسی مطبوعہ ایران۔ جلد اوّل۔ کتاب الصلوٰۃ صہ ۱۵۴ سطر ۱۵ پر مرقوم ہے۔

ساتواں حوالہ:- تہذیب الاحکام۔ جلد اول۔ باب الصلوٰۃ علی الاموات صہ ۲۱۵ سطر ۳۔ ایضاً۔ استبصار جلد اول مطبوعہ لکھنو صہ ۲۴۵ سطر ۷ پر تحریر ہے:-

فقال ابو عبداللہ ان زینب بنت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم توفیت و ان فاطمہ خرجت فی نسائہا فصلت علی اُختہا۔

ترجمہ:- پس فرمایا امام جعفر صادقؒ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینبؓ نے وفات پائی۔ تو فاطمہ عورتوں کے ساتھ نکلی اور اس نے اپنی بہن (زینب) پر نماز (جنازہ) پڑھی۔

آٹھواں حوالہ:- من لا یحضرہ الفقیہ۔ یہ نایاب کتاب بھی روافض کی معتبر کتابوں میں سے حدیث کی کتاب ہے۔ اور صحاح اربعہ میں شامل ہے۔ مطبوعہ ایران۔ مصنفہ شیخ صدوق طبع جدید صہ ۵۲۶ سطر ۱۵ پر درج ہے۔ وروی محمد بن احمد الاشعری عن السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب عن ابی مریم و ذکرہ عن ابیہ ان امامۃ بنت ابی العاص و اُمہا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان تحت علی بن ابی طالب علیہ السلام بعد فاطمہ فخلف علیہا بعد علی المغیرہ بن نوفل نذکر اتہا۔

ترجمہ:- بحذف اسناد ابو مریم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امامہؓ جن کے والد ابو العاص اور والدہ زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مولیٰ علیؓ کی زوجیت میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آئی تھیں حضرت علی کے بعد

مغیرہ بن نوفل کے نکاح میں آئیں۔

نواں۹ حوالہ:۔ شرح نہج البلاغت مطبوعہ طہران علی نقی فیض الاسلام صد ۹۶۰ سطر ۱۳۔ نہج البلاغت شیعہ مذہب کی وہ کتاب ہے جس کو اس مذہب میں قرآن پاک کے بعد کا درجہ حاصل ہے۔ جس میں بقول روافض علی المرتضیٰ کے خطبات اور کلام درج ہیں۔ بو العاص شوہر زینبؓ دختر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:۔ ابو العاص زینبؓ کے شوہر تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی۔

دسواں حوالہ:۔ شرح نہج البلاغت مطبوعہ طہران علی نقی فیض الاسلام صد ۵۱۹ سطر ۹
پس خویشاوندی عثمان از ابوبکر و عمر بپیغمبر اکرم نزدیک تر است و بدامادی پیغمبر مرتبہ یافتہ کہ ابوبکر و عمر نیافتند۔ عثمان رقیہؓ و ام کلثومؓ را کہ دختران پیغمبر بودند بہمسری خود درآورد در اول رقیہؓ را و بعد از چند گاہ کہ آں مظلومہ وفات نمود ام کلثومؓ را بجائی خواہر با او داند۔

ترجمہ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عثمانؓ کی قرابت ابوبکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ ہے۔ اور دامادی رسولؐ کے اعتبار سے آپ نے وہ رتبہ عالیہ پایا ہے جو حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے نہیں پایا۔ حضرت عثمانؓ جیسا کہ مشہور و معروف ہے کہ حضرت رقیہؓ وام کلثومؓ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں تھیں اپنی زوجیت میں لے آنے سے پہلے حضرت رقیہؓ کو ان کے انتقال سے کچھ مدت بعد ام کلثوم کو اس کی ہمشیرہ رقیہؓ کی جگہ حضورؐ نے دیا۔

گیارھواں حوالہ:۔ شرح نہج البلاغت مصری جلد دوم مفتی محمد عبدہ صد ۸۵ سطر ۱۳
وانما کان عثمان اقرب وشیجۃ الرسول اللہ لانہ من بنی امیۃ بن عبد شمس بن

عبد مناف رابع اجداد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ابوبکر فھو من بنی تمیم بن مرہ سابع اجداد النبی وعمر من بنی عدی ابن کعب ثامن اجداد النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما فضیلۃ علیہما فی الصھر فلانہ تزوج بنی رسول اللہ رقیۃ وام کلثوم توفیت الاولی فزوجہ النبی بالثانیۃ ولذا سمی ذوالنورین۔

ترجمہ :۔ اور بیشک عثمانؓ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرابت خویشاوندی کے اعتبار سے بہت نزدیک تھے (ابوبکرؓ و عمرؓ سے) اس لئے کہ عثمان بنی اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی اولاد ہیں۔ اور عمر بن عدی بن کعب کی اولاد ہیں اور کعب حضورؐ کے آٹھویں جدامجد ہیں اور رشتے کے اعتبار سے عثمانؓ ان دونوں پر یوں فضیلت رکھتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں (یعنی ام کلثومؓ اور رقیہؓ) سے نکاح کیا ہے ایک کا انتقال ہوا تو حضورؐ نے اپنی دوسری بیٹی اُن کو بیاہ دی اسی وجہ سے ان کو ذوالنورین کہتے ہیں۔

بارہواں حوالہ :۔ تفسیر خلاصۃ المنہج فارسی مطبوعہ طہران ملاّ فتح اللہ کاشانی ص ۵۳۳ سطر ۵ پارہ ۲۲ بائیسواں سورۂ احزاب آیت پاک (یایھا النبی) کے تحت رقمطراز ہے کہ اے پیغمبر برگزیدہ (قُل لِّأَزْوَاجِكَ) زنان خود را (وَبَنَاتِكَ) ودختران خود را (وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ) وزنان مومناں را کہ بوقت بیرون رفتن از خانہ (يُدْنِينَ) نزدیک گردانند و فروگزارند (عَلَيْهِنَّ) بر اعضاء و بدنہائے خود (مِن جَلَابِيبِهِنَّ) از چادرہائے خود یعنی وجوہ و بدال خود را بپوشند

ترجمہ :۔ اے برگزیدہ نبیؐ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں

سے کہہ دیجئے کہ اپنے گھروں سے باہر جاتے وقت اپنے چہروں اور بدنوں پر اپنی چادروں کو قریب کر لیں اور نیچے چھوڑ دیں یعنی اپنے چہروں اور بدنوں کو چھپا لیں۔

مقامِ غور:- اگر حضورؐ کی ایک سے زائد بیٹیاں نہ تھیں تو مفسر نے تصریح کیوں نہ کی کہ یہاں جمع تعظیمی مراد ہے اور آپؐ کی صرف ایک ہی بیٹی تھی۔ آج کل سیاہ پوش ذاکر تاویلیں کرنیوالے اپنے اثنا عشری مفسرین کے کلام کو خواہ مخواہ جھٹلا رہے ہیں۔

تیرہواں۱۳ حوالہ:- نہج البلاغت مطبوعہ لاہور جلد اول ترجمہ رئیس احمد جعفری رافضی ندوی۔ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ ص ۱۰۹۸ سطر ۷

مترجم حضرت عثمان غنیؓ کی فضیلت کے بارے میں رقمطراز ہے :-

ابوبکرؓ و عمرؓ بھی عملِ حق پر عمل کرنے میں آپ (یعنی عثمان غنیؓ) سے زیادہ سزاوار نہیں تھے کیونکہ بہ اعتبار قرابت آپ (یعنی عثمان غنیؓ) رسول اللہ کے ان دونوں (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ) کے مقابلہ میں نزدیک تر ہیں۔ بلاشبہ آپ نے رسولِ اکرمؐ کی دامادی کا شرف دو مرتبہ حاصل کیا ہے۔ (یعنی نبی پاک کی دو صاحبزادیاں اُمِ کلثومؓ اور رقیہؓ آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آئیں) یہ مرتبہ انہیں نہیں ملا

قولِ مصنف۔ ایک دفعہ ایک شیعہ سیاہ پوش ذاکر سے حضورؐ کی اولادِ پاک کے بارے میں گفتگو ہوئی تو فقیر نے کہا تم تحفۃ العوام سے تہذیب الاحکام تک اپنی تمام کتابوں کا انکار کرتے چلے جا رہے ہو جب کہ بیسیوں حوالہ جات تمہاری کتابوں میں موجود ہیں کہ حضورؐ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ اُس نے اِس پر یوں جواب دیا کہ مولانا اُس وقت رواجی طور پر حضرت عثمانؓ کو حضورؐ کا داماد

کہہ دیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مؤرخین و مجتہدین اپنی کتابوں میں نقل در نقل درج کرتے چلے آرہے ہیں۔ ذاکر صاحب کا منطقی فرد دیکھ کر فقیر نے فوراً کہا مومن صاحب میں آپ کا رواجی داماد ہوں یہ سنتے ہی وہ بزرگ چونک پڑے اور کہنے لگے مولانا آپ نے میری زبردست توہین کی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ فقیر نے کہا ذاکر صاحب وہ کیسے ہو سکتا ہے اس میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں تو اور کیا ہے کہ اُس وقت کے لوگ حضرت عثمانِ غنیؓ کو حضورؐ کا رواجی داماد کہیں اور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا قاتلِ مرحب فاتحِ خیبر رضی اللہ عنہ کی تلوار ایسا بکواس کرنیوالوں کے سر تن سے جدا نہ کر دے؟ ذاکر صاحب حقیقت یہی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ اپنی طرح حضرت عثمان غنیؓ کو حضورؐ کا داماد سمجھتے تھے نیز ہر معاملات میں آپ سے مشورہ لیتے اور دیتے تھے۔

چودھواں حوالہ: حیات القلوب جلد دوم صہ ۸۹ سطر ۶۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خدیجہ او را رحمت کند از من طاہرؓ و مطہرؓ و رقیہؓ و فاطمہؓ و زینبؓ و ام کلثومؓ بہم رسانید۔

ترجمہ:۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خدیجہؓ پر رحمتیں نازل کرے کیونکہ اُس کے بطنِ اطہر سے میرے دو لڑکے پیدا ہوئے طاہر و مطہر اور چار لڑکیاں رقیہؓ اور فاطمہؓ اور زینبؓ اور ام کلثومؓ پیدا ہوئیں۔

پندرھواں حوالہ ۔ حیات القلوب جلد دوم صہ ۲۸ سطر ۱۰۔ اول فرزندی کہ از برائے او بہم رسید عبداللہ بود کہ او را بعبداللہ بطیب و طاہر ملقب ساختند و بعد از قاسمؓ متولد شد و بعضے گفتہ اند کہ قاسم از عبداللہ بزرگ تر بود و چہار دختر از برائے حضرت آورد زینبؓ و رقیہؓ و ام کلثومؓ و فاطمہؓ

ترجمہ :- سب سے پہلے صاحبزادے جو رسولِ خدا کے ہاں پیدا ہوئے حضرت عبداللہ تھے - جو طیب رضی اللہ عنہ اور طاہر رضی اللہ عنہ کے لقب سے ملقب ہیں۔ اس کے بعد قاسم متولد ہوئے۔ اور بعض روایت میں ہے کہ قاسم، عبداللہ سے بڑے تھے - اور حضور ص کی چار صاحبزادیاں ہوئیں۔ رقیہ رض اور فاطمہ رض اور زینب رض اور اُم کلثوم رض۔

سولھواں حوالہ :- حیات القلوب جلد دوم ص ۴۴۶ سطر ۱۶ علامہ مجلسی رافضی تبرائی جنگِ خندق کے حالات تحریر کرتا ہوا یوں بیان کرتا ہے۔ ایں سال زینب دختر خدیجہ زوجہ آں فوت شد و عبداللہ پسر رقیہ کہ از عثمان بہم رسید بود فوت شد۔

ترجمہ :- اس سال زینب رض خدیجہ رض کی لڑکی اور نبی پاک کی بیٹی فوت ہوئی اور عبداللہ رقیہ رض کا بیٹا جو حضرت عثمان رض سے تھا فوت ہوا۔

سترھواں حوالہ :- حیات القلوب جلد دوم ص ۴۹۳ سطر ۲ علامہ مجلسی غزوۂ حدیبیہ کے حالات لکھتے ہوئے یوں گُل کھلاتا ہے - وہمیں جماعت اموال ابوالعاص بن الربیع راکہ پسر خواہر خدیجہ و شوہرِ زینب بود غارت کردند و برائے رعایت دامادی حضرت اہلِ قافلہ را گشتند و چوں ابوالعاص بترتیب پناہ آورد اموالش را باُو رد کردند و او مسلمان شد۔

ترجمہ :- اور یہی جماعت (جو ابو بصیر کے ساتھ مقام عیص اور ذی المروہ رہتی تھی) نے ابوالعاص بن الربیع جو حضرت خدیجہ کے بھانجے اور حضرت زینب (بنت النبی) کے شوہر تھے مالِ غنیمت میں لے لئے اور حضور ص کی دامادی کے باعث ابوالعاص کو رہا کر دیا۔ اور قافلہ کو قتل کر دیا اور چونکہ ابوالعاص حضرت زینب رض کی پناہ حاصل کر چکے تھے اسلئے اُس کا مال واپس کر دیا۔ اس کے بعد ابوالعاص مسلمان ہو گئے۔

اٹھارہواں[۱۸] حوالہ :- فروع کافی جلد دوم مطبوعہ طہران صہ ۸۲ سطر ۲۰

عن حماد بن عثمان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بنات

ترجمہ :- حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی بیٹیوں کے باپ تھے۔ دوسری حدیث یہی کتاب اور یہی صفحہ سطر ۳۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

عن الجارود بن المنذر قال قال ابی عبداللہ علیہ السلام بلغنی انہ ولد لک ابنتہ وانک فتسخطہا وما علیک منہا ریحانتہ تشتمہا وقد کفیت رزقہا وقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بنات۔

ترجمہ :- جارود بن منذر کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جس سے وہ ملول ہوا۔ تو اس کی تسلی کے لئے امام جعفر صادق نے فرمایا ایسا نہ ہونا چاہئے دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی بیٹیاں تھیں۔

انیسواں[۱۹] حوالہ :- الخصال شیخ صدوق رئیس المحدثین محمد بن بابویہ قمی المتوفی ۳۸۱ھ جلد دوم صہ ۳۸ سطر ۱۹۔ کان لرسول اللہ سبعۃ اولاد۔ حدثنا ابی ومحمد بن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالا حدثنا سعد بن عبداللہ البرقی عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن علی بن ابی حمزۃ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ قال ولد لرسول اللہ من خدیجہ القاسم والطاہر وہو عبداللہ وام کلثوم ورقیہ وزینب وفاطمہ وتزوج علی ابن ابی طالب فاطمہ علیہ السلام وتزوج ابو العاص بن ربیع وہو رجل من بنی امیہ زینب وتزوج عثمان بن عفان ام کلثوم فما نعت ولم یدخل بہا فلما سار والی بدر زوجہ رسول اللہ رقیہ و ولد الرسول ابراہیم من ماریۃ القبطیۃ وھی ام ابراہیم ام ولد

ترجمہ :- امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے ہاں خدیجہ سے پیدا ہوئے قاسم اور طاہر جو عبداللہ ہیں۔ اور ام کلثوم اور رقیہ اور زینب اور فاطمہ۔ علی ابن ابی طالب نے فاطمہ سے نکاح کیا اور ابوالعاص بن الربیع نے جو بنی امیہ میں سے تھا، زینب سے نکاح کیا۔ اور عثمان بن عفان نے ام کلثوم سے نکاح کیا جو دخول سے پیشتر وفات پاگئیں۔ جب بدر کو گئے تو رسول اللہ نے عثمان کا نکاح رقیہ سے کردیا۔ اور رسول اللہ کے ہاں ماریہ قبطیہ سے ابراہیم پیدا ہوئے۔ ابراہیم کی ماں ماریہ قبطیہ ام ولد ہے۔

بیسواں حوالہ :- الخصال شیخ صدوق جلد دوم صہ ۲۹ سطر ۴۔ ان خدیجہ ولدت منی طاہرا و ہو عبداللہ و ہو المطہر و ولدت منی القاسم و فاطمہ و رقیۃ و ام کلثوم و زینب۔

ترجمہ :- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنی خدیجہ نے مجھ سے جنا طاہر کو جو عبداللہ اور مطہر ہے اور مجھ سے جنا قاسم اور فاطمہ اور رقیہ اور زینب کو۔

اکیسواں حوالہ :- منتخب التواریخ مصنفہ حاجی محمد ہاشم بن محمد علی خراسانی مطبوعہ طہران صہ ۲۳ سطر ۱۲۔ از اصول کافی مستفاد میشود کہ آں بزرگوار از خدیجہ کبریٰ سہ پسر داشت و چہار دختر جناب قاسم و زینب و رقیہ و ام کلثوم کہ قبل از بعثت متولد شدند و جناب الطیب و الطاہر فاطمہ زہرا کہ بعد از بعثت متولد شدند۔

ترجمہ :- اصول کافی (مصدقہ امام غائب) سے بالتصریح حاصل ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے تین لڑکے اور چار لڑکیاں رکھتے تھے جناب قاسم و زینب، و رقیہ و ام کلثوم کہ اعلان نبوت سے پہلے پیدا ہوئے اور جناب طیب۔ و طاہر و فاطمہ زہرا اعلان نبوت کے بعد پیدا ہوئے۔

بائیسواں[22] حوالہ:۔ منتخب التواریخ صہ ۲۵ سطر ۱۴۔ واما مخدرہ مکرمہ ام کلثومؓ اسم شریفش آمنہ بود بعد از جناب رقیہؓ بعثمان تزویج شد عثمان را ذوالنورین میگوئیند۔

ترجمہ:۔ اور پردہ نشین مکرمہ ام کلثوم جن کا نام پاک آمنہ تھا جناب رقیہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت عثمان کے نکاح میں آئیں۔ اسی لیے حضرت عثمان کو ذوالنورین کہتے ہیں۔

تئیسواں[23] حوالہ۔ اعلام الورٰی یا علام الھدٰی مصنفہ علی الفضل بن حسن طبرسی مطبوعہ ایران۔ صہ ۱۳۶ سطر ۱۶۔ فاول ما حملت ولدت عبداللہ بن محمد وھو الطیبؓ و الطاہر وولدت لہ القاسم وقیل ان القاسم اکبر وصویکۃ وبہ کان یکنی والناس یغلطون فیقولون وولد لہ منہا اربع بنین القاسم وعبداللہ والطیب والطاہر وانما ولد لہ منہا ابنان واربع بنات زینب ورقیہؓ وام کلثوم و فاطمہؓ

ترجمہ:۔ حضرت خدیجۃ الکبرٰی جب پہلی دفعہ حاملہ ہوئیں تو انہوں نے عبداللہ بن محمدؐ کو جنا اور اس عبداللہ کا لقب طیب وطاہر ہے اور جنا حضورؐ کیلئے قاسم کو بعض نے کہا کہ قاسم بڑے ہیں۔ اسی وجہ سے حضور کی کنیت رکھی گئی ہے لوگ غلط کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے حضورؐ کے چار بیٹے قاسم اور عبداللہ اور طیبؓ اور طاہر بیان کرتے ہیں حالاں کہ یقیناً حضور کے دو بیٹے اور چار صاحب زادیاں زینبؓ اور رقیہؓ اور ام کلثومؓ اور فاطمہؓ حضرت خدیجۃ الکبرٰی کے بطن سے پیدا ہوئے۔

چوبیسواں[24] حوالہ۔ ذبح عظیم مصنفہ خان بہادر مولوی سید اولاد حیدر فوق بلگرامی مطبوعہ منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور صہ ۴۷ سطر ۴۔ جناب امام حسینؓ فرماتے ہیں۔ کہ اے مروان یہ جو تو نے کہا مہر ام کلثوم کا جس قدر ان کا باپ مانگے وہ میں دوں گا۔ خدا کی قسم میرا منشا تو یہ ہے کہ میں وہی طریقہ جاری رکھوں گا جو جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں (یعنی زینبؓ۔ ام کلثومؓ۔ رقیہؓ۔ فاطمہؓ) اور بیبیوں اور دیگر اہلِ اسلام کی عورتوں کا مہر ہوا ہے۔

پچیسواں[25] حوالہ:۔ تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران مصنفہ شیخ ابی علی الفضل بن حسن طبرسی روافض کی یہ وہ تفسیر ہے جو آج کل پانچ صد روپے میں بھی نایاب ہے صہ ۹۴ جلد پنجم سطر ۶۔ وقد زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنتہ من ابی العاص بن الربیع قبل ان یسلم۔

ترجمہ:۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی (زینبؓ) کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے اس کے مسلمان ہونے سے پہلے کر دیا۔

چھبیسواں[26] حوالہ۔ تفسیر مجمع البیان جلد سوم صہ ۲۳۳ سطر ۲۰۔ فخرج الیھا سرًا أحد عشر رجلاً و اربع نسوۃ وھم عثمان بن عفان وامراتہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:۔ پس گیارہ مرد اور چار عورتیں مکہ سے حبشہ کی طرف پوشیدہ پوشیدہ ہجرت کر گئے۔ اِن (مہاجرین میں سے) حضرت عثمان اور ان کی بیوی رقیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی تھی۔

ستائیسواں[27] حوالہ۔ مفاتیح الجنان مطبوعہ طہران مصنفہ حاجی شیخ عباس قمی صہ ۲۰۸ سطر ۱۳۔ اللھم صل علی القاسم والطاہر ابنی نبیک اللھم صل علیٰ رقیہ بنت نبیک والعن من اذی نبیک فیھا اللھم صل علیٰ ام کلثوم بنت نبیک والعن من اذی نبیک فیھا اللھم صل علیٰ ذریۃ نبیک اللھم اخلف نبیک فی اہلِ بیتہ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ قاسمؓ اور طاہرؓ پر رحمت نازل فرما جو تیرے نبی کے بیٹے ہیں اے اللہ اپنے نبی کی بیٹی رقیہؓ پر رحمت بھیج اور جو تیرے نبی کو رقیہ کی وجہ سے ایذا اور تکلیف پہنچائے اس کو ملعون کر۔ اے اللہ اپنے نبی کی صاحبزادی ام کلثوم پر رحمت فرما اور جو تیرے نبی کو اس کی وجہ سے ایذا دے اس پر لعنت فرما۔ اے اللہ اپنے نبی کی اولاد امجاد پر رحمت فرما اے اللہ اپنے نبی کو ان کے اہل بیت کرام میں جانشیں بنا۔

دعوت فکر:۔ شیخ عباس قمی نے اس روایت کو نقل کر کے تمام عالم اسلام کے روافض کو جھنجوڑا ہے کہ اے اہل بیت کرام کی محبت کا دعوی کرنے والو ان پیشہ ور ذاکرین سیاہ پوش مومنین مجمع باز مقررین کی وعظوں پر عمل کر کے رب تعالیٰ کی طرف سے لعنت کے مستحق نہ بنو بلکہ حضورؐ کی تمام اولاد پاک چاروں صاحب زادیوں پر درود پاک پڑھو۔ اور رحمت کے مستحق بنو۔

اٹھائیسواں ۲۸ **حوالہ:۔** تفسیر منہج الصادقین جلد ۷ مصنفہ ملاں فتح اللہ کاشانی مطبوعہ طہران سطر ۲۱ یہ وہ نایاب تفسیر کبیر ہے جو دس جلدوں میں مکمل ہے۔ جس کی قیمت آج کل تقریباً پانچ صد ہے ایں آیت نازل شد (یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ) اے پیغمبر برگزیدہ (قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ) بگو مرزناں خود را (وَ بَنٰتِکَ) ومر دختران خود را (وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ) وزناں مومناں را کہ بوقت بیرون رفتن از خانہ (یُدْنِیْنَ) نزدیک گردانند و فرد گزارند (عَلَیْھِنَّ) برا و پہلو ہائی خود (مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ) چادر ہائی خود را یعنی وجوہ رابداں و بداں بپوشند۔

ترجمہ:۔ اے برگزیدہ پیغمبر اپنی عورتوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مومنوں کی عورتوں کو فرما دیجیے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت اپنی چادروں کو

اپنے چہرے اور پہلوؤں کے قریب کریں۔ اور نیچے لٹکا دیں یعنی چہروں اور بدنوں کو ڈھانپ لیں۔

انتیسواں ۲۹ حوالہ:۔ منتہی الآمال جلد اول مصنفہ حاجی شیخ عباس قمی مطبوعہ طہران صہ ۱۱۵ سطر ۱۲۔ در قرب الاسناد از حضرت صادق روایت شدہ است کہ از برائے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم از خدیجہ متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب تزویج نمود فاطمہ را بحضرت امیر المومنین علیہ السلام و زینب را بابی العاص بن ربیع کہ از بنی امیہ بود و ام کلثوم را بعثمان بن عفان و پیش از آنکہ بخانہ عثمان برود برحمت الٰہی واصل شد و بعد از او حضرت رقیہؓ را باو تزویج نمود پس از برائے حضرتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در مدینہ ابراہیم متولد شد۔ از ماریہ قبطیہ۔

ترجمہ:۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرب الاسناد میں مروی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خدیجہ کبرٰی کے بطن سے طاہر اور قاسم اور فاطمہؓ اور ام کلثومؓ اور رقیہؓ اور زینبؓ پیدا ہوئے۔ حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ مولی علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ اور زینب کا نکاح ابو العاص بن ربیع کے ساتھ کیا جو بنی امیہ میں سے تھے۔ اور امِ کلثومؓ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ وہ حضرت عثمان کے گھر جانے سے پیشتر رحمت الٰہی کے ساتھ واصل ہوگئیں (فوت ہوگئیں) اس کے بعد حضورؐ نے حضرت رقیہ کا (حضرت عثمان غنیؓ) سے نکاح کر دیا پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے ابراہیم پیدا ہوئے۔

تیسواں[۳۰] حوالہ۔ منتہی الامال جلد اول صہ ۵۲ سطر ۲۔ بعضے از اصحاب بسوئے حبشہ کوچ دادند و ہجرت بزرگ آں بود کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسوئے مدینہ کوچ داد واز کسانیکہ بحبشہ ہجرت کردند۔ عثمان بن عفان و زوجہ اش حضرت رقیہؓ۔

ترجمہ:۔ بعض صحابہ نے حبشہ کی طرف کوچ کیا اور بڑی ہجرت یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف کوچ فرمایا جن لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان میں عثمان بن عفان اور ان کی بیوی حضرت رقیہؓ تھیں۔

اکتیسواں[۳۱] حوالہ۔ مناقب آل ابی طالب جلد اول صہ ۱۴۰ سطر ۲ مصنفہ علی بن شہر آشوب المتوفی ۵۸۸ھ مطبوعہ حیدریہ النجف اولادہ

وولد من خدیجۃ القاسم وعبداللہ وہما الطاہرؓ والطیب واربع بنات زینبؓ ورقیہؓ وام کلثومؓ وھی امنۃ وفاطمہؓ وھی ام ابیہا ولم یکن لہ ولد من غیرہا الا ابراہیم من ماریۃ ولد بعالیۃ فی قبیلۃ مازن فی مشربہ ام ابراہیم ویقال ولد بالمدینۃ سنۃ ثمان من الھجرۃ ومات بہا ولہ سنۃ وعشرۃ اشہر وثمانیۃ ایام وقبرہ بالبقیع۔

ترجمہ:۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جو کہ حضرت خدیجۃ الکبرٰی کے بطن سے ہوئی۔ قاسم اور عبداللہ اور یہ طیب وطاہرؓ اور چار بیٹیاں زینبؓ رقیہ وام کلثوم اور یہ آمنہ ہیں۔ اور فاطمہؓ آپ کی کنیت ام بنین ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اولاد سوائے خدیجۃ الکبرٰی کے نہ تھی۔ صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے تھے (ابراہیم) قبیلہ مازن مقام عالیہ میں پیدا ہوئے (ماریہ) کی کنیت ام ابراہیم ہے۔ بعض نے کہا ابراہیم مدینہ طیبہ آٹھ ہجری میں پیدا ہوئے اور وہیں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر شریف ایک سال دس ماہ آٹھ دن ہے اور آپکی قبر شریف جنت البقیع میں ہے

بتیسواں۳۲ حوالہ۔ مناقب آل ابی طالب جلد سوم صہ ۱۰۵ سطر ۲۰۔ الحصروی الحسین بن روح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال کم بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اربع اتین افضل فقال فاطمہ۔

ترجمہ:۔ حسین بن روح نے الہروی سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی صاحب زادیاں ہیں۔ تو جواب ملا چار ہیں۔ پھر پوچھا ان میں سے افضل کون ہیں تو جواب ملا کہ فاطمہ رضؓ

تینتیسواں۳۳ حوالہ۔ امالی۔ مصنفہ شیخ طوسی صہ ۲۷ سطر ۱۶ وروی ان امیر المومنین علیہ السلام دخل بفاطمہ علیہ السلام بعد وفات اختہا رقیہ زوجہ عثمان رضؓ بستتہ عشر یوما وذالک بعد رجوعہ من بدر و ذالک الایام خلت من شوال۔

ترجمہ:۔ مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین (علی) علیہ السلام حضرت فاطمہ کے پاس آئے جب کہ حضرت فاطمہ کی ہمشیرہ رقیہ حضرت عثمان غنی رضؓ کی بیوی کی وفات کو سولہ دن گذر چکے تھے اور یہ آمد غزوہ بدر کی واپسی پر ہوئی۔ کہ ماہ شوال کے کچھ دن گزر گئے تھے۔

چونتیسواں۳۴ حوالہ۔ رجال کشی مطبوعہ مصطفویہ بمبئی مصنفہ ابی عمرو محمد بن عمر بن عبد العزیز صہ ۲۴۱ سطر ۱۶۔ قال کتب ابی الفضل قال حدثنا ابن ابی عمیر عن ابراہیم بن عبد الحمید عن اسماعیل بن جابر قال لی اقدام ابو اسحق من مکتہ فذکر لہ قتل المعلی بن خنیس قال فقام مغضبا یجر ثوبہ فقال لہ اسمٰعیل ابنہ یا ابت این تذہب فقال لو کانت نازلہ لقدمت علیہا فجا حتی قدم علی داؤد بن علی فقال لہ یا داؤد لقد اتیت دنبا لا یغفرہ اللہ لک قال وماذالک لذنب قال قتلت رجلا من اہل الجنتہ ثم مکث ساعتہ ثم قال انشاء اللہ فقال لہ داؤد وانت قد ازبنت ذنبا لا یغفرہ اللہ لک قال و ما

ذاک قال زوجت ابنتک فلانا الاموی قال ان کنت زوجت فلانا الاموی فقد زوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ و لی برسول اللہ اسوۃ

ترجمہ:۔ بحذف اسناد۔ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ جب ابو اسحاق مکہ سے آئے اور انہوں نے جابر کو معلی بن خنیس کے قتل کا ذکر سنایا تو (جابر) غضبناک ہو کر چادر گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہو گئے (اور باہر چل پڑے) تو اس کو اسمٰعیل کے بیٹے نے کہا اے باپ کہاں جاتے ہو تو جابر نے جواب دیا اگر کوئی حادثہ ہو تو میں وہاں جاتا ہوں پس جابر داؤد بن علی کے پاس آیا اور کہا اے داؤد تو نے ایک گناہ کیا ہے جو مولا تعالیٰ تجھے معاف نہ کرے گا۔ داؤد نے پوچھا وہ گناہ کونسا ہے جابر نے کہا تو نے ایک جنتی آدمی کو قتل کیا ہے تھوڑی دیر توقف کے بعد کہا انشاء اللہ اس کے بعد داؤد نے جابر کو کہا۔ (اے جابر) تو نے بھی ایک ایسا گناہ کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا۔ جابر نے کہا وہ کونسا۔ داؤد نے کہا تو نے اپنی بیٹی فلانے اموی کو بیاہ دی ہے۔ جابر بولا اگر میں نے اپنی بیٹی فلانے اموی کے نکاح میں دے دی ہے تو یقیناً حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں دی تھی (حالانکہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ اموی تھے ہاشمی نہ تھے) تو میں نے سنت نبوی پر عمل کیا ہے (یہ کونسا گناہ ہے)

پینتیسواں حوالہ[۳۵] ۔ مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام مصنفہ شیخ الامام العلامہ فی الاسلام فخر المحققین و زین المجتہدین احمد شامی شہید ثانی جلد اول ص ۴۹۸ سطر ۴۔

وقد روی ان النبی لما زوج المقداد ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب فتکلمت فی ذالک بنو ہاشم فقال رسول اللہ انی انما اردت ان تتضع المناکح وزوج النبی ابنتہ عثمان

وزوج ابنتہ، زینب ابی العاص بن الربیع ویسامن ہاشم ولک زوج علی ابنتہ، ام کلثوم من عمر تزویج عبداللہ بن عمرو بن عثمان فاطمہ بنت الحسین۔

ترجمہ :- مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قباعہ زبیر کی بیٹی اور عبدالمطلب کی پوتی کا نکاح مقداد سے کیا تو اس میں بنو ہاشم معترض ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ نکاحوں کے معاملہ کو آسان کر دوں اور حضور نے اپنی ایک بیٹی حضرت عثمان کے نکاح میں دی اور دوسری بیٹی زینب ابوالعاص بن ربیع کے نکاح میں دی۔ حالانکہ یہ دونوں ہاشمی نہ تھے۔ یونہی حضرت علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ اور عبداللہ بن عمرو بن عثمان فاطمہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے ساتھ کیا۔

ایک حوالہ دو مسائل - فقیر کا مقصد اس کتاب میں صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں لیکن شہید ثانی نے مسلمانانِ اسلام بالخصوص سیاہ پوشان ماتمیان مومنین کو یہ خوشخبری بھی سنائی ہے کہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الشریف نے بھی اپنی پیاری بیٹی ام کلثوم حضرت عمر فاروق کے نکاح میں دی تھی

ذاکر صاحب - مولانا آپ نے نکاحِ ام کلثوم کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے زخموں پر نمک پاشی کی ہے۔ ہم کسی قیمت پر ماننے کے لئے تیار نہیں کہ مولا علی نے اپنی بیٹی عمر فاروق کے نکاح میں دی ہوگی۔

غازی - ذاکر صاحب اس میں میرا تو کوئی جرم نہیں۔ میں تو صرف ناقل ہوں یہ تو آپ اپنے محدثین مورخین مجتہدین سے دریافت کریں کہ انہوں نے مسلمانان عالم پر احسان کرتے ہوئے حضرت عمر فاروق کو مولا علی کا داماد ثابت کر کے قیامت تک کے تمام تنازعات

کو ختم کر دیا ہے اور آپ لوگوں کو غور و فکر کی دعوت دی ہے۔

ہاں۔ اگر اب بھی انکار ہے تو ثابت کرو کہ مولا علی نے اپنی دختر نیک اختر ام کلثومؓ جو جناب خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراؓ کے شکم اطہر سے تھی عمرِ فاروق سے نکاح نہیں کیا تو اور کس کے ساتھ کیا ہے۔ ثابت کرنے پر منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

چھبیسواں حوالہ۔ انوارِ نعمانیہ مطبوعہ طہران صہ ۱۲۲ سطر ۲۸۔ فاول ما حملت ولدت لہ عبد اللہ بن محمد و ھو الطیب الطاہر و ولدت لہ القاسم وقیل ان القاسم اکبر ولدہ و کان یکنی والناس یغلطون فیقولون ولد لہ منہا اربع بنین القاسم و عبد اللہ والطیب والطاہر و انما ولدت لہ ابنان و اربع بنات زینب ورقیہ وام کلثومؓ و فاطمہؓ فاما زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجہا ابو العاص بن الربیع فی الجاہلیۃ فولدت لہ جاریۃ اسمہا امامۃ تزوجہا علی ابن ابی طالب علیہ السلام بعد وفات فاطمہ علیہا السلام

ترجمہ:۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے پہلی اولاد جو ہوئی وہ عبد اللہ بن محمد تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہی طیب اور طاہر ہیں اور قاسم حضور کے صاحبزادے حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئے اور کہا گیا ہے کہ قاسم آپکی اولاد سے سب سے بڑے ہیں۔ اور انہی کے ساتھ حضورؐ کی کنیت رکھی گئی ہے لوگ غلطی سے کہہ دیتے ہیں کہ حضورؐ کے چار بیٹے ہیں قاسم اور عبد اللہ اور طیب اور طاہر حالانکہ آپ کے دو بیٹے ہیں اور چار بیٹیاں زینبؓ اور رقیہؓ اور ام کلثومؓ اور فاطمہؓ ہیں۔ زینبؓ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو العاص بن ربیع نے جاہلیت کے زمانہ میں نکاح کیا۔ ابو العاص کی ایک لڑکی امامہ زینبؓ سے پیدا ہوئی۔ جس کا نکاح مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت فاطمہ کی وفات کے بعد ہوا۔

سینتیسواں[۳۷] حوالہ۔ شرح نہج البلاغت مترجم مولوی مفتی جعفر حسین مطبوعہ لاہور جلد دوم صد ۱۰۳ سطر ۲۳۔ جب امیرالمومنین کے پاس لوگ جمع ہو کر آئے اور حضرت عثمان کے متعلق جو باتیں انہیں معلوم ہوئی تھیں اُن کا گلہ کیا۔ اور چاہا کہ حضرت (علیؓ) انکی طرف سے اُن (یعنی عثمان غنی رضی اللہ عنہ) سے بات چیت کریں اور لوگوں کو رضامند کرنے کا ان سے مطالبہ کریں۔ چنانچہ آپ (حضرت علی) تشریف لے گئے۔ اور ان (یعنی حضرت عثمان غنی) سے کہا کہ لوگ میرے پیچھے ہیں اور مجھے اس مقصد سے تمہارے پاس لائے ہیں کہ میں تمہارے اور ان کے قضیتوں کو نپٹاؤں۔ خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تم سے کیا کہوں۔ جب کہ میں ایسی کوئی بات نہیں جانتا۔ جس سے تم بے خبر ہو۔ اور نہ کوئی ایسی چیز بتانے والا ہوں کہ جس کا تمہیں علم نہ ہو جو تم جانتے ہو وہ ہم جانتے ہیں کہ تم سے پہلے ہمیں کسی چیز کی خبر تھی کہ تمہیں بتائیں اور نہ علیحدگی میں کچھ سنا ہے کہ تم تک پہنچائیں۔ جیسے ہم نے دیکھا ویسے تم نے بھی دیکھا۔ اور جس طرح ہم نے سنا تم نے بھی سُنا۔ جس طرح ہم رسول اللہ کی صحبت میں رہے تم بھی رہے اور حق پر عمل پیرا ہونے کی ذمہ داری ابن ابو قحافہ (یعنی ابو بکر صدیقؓ) اور ابن خطاب (یعنی فاروقِ اعظمؓ) پر اس سے زیادہ نہ تھی جتنی کہ تم پر ہونا چاہئے اور تم تو رسول اللہ سے خاندانی قرابت کی بنا پر ان دونوں سے قریب تر ہو اور اُن (یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی دامادی بھی تمہیں حاصل ہے جو انہیں حاصل نہ تھی۔

تنبیہ :۔ مفتی صاحب نے آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ کر جو یقیناً سیاہ رنگ کی ہوگی خطبہ نہج البلاغت کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ لیکن پھر بھی شان عثمان غنیؓ روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے۔ مذکورہ خطبہ جس میں حضرت عثمان غنیؓ کے دامادِ مصطفےٰ ہونے کے

علاوہ آپ کا شان روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے ساتھ ہی چند نکات بھی اظہر من الشمس ہیں جن کا درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

۱۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ میں کوئی بات نہیں جانتا جس سے آپ بے خبر ہوں۔

۲۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ میرا علم اور آپ کا علم برابر ہے۔

۳۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ جو ہم جانتے ہیں آپ بھی جانتے ہیں کوئی ایسی بات نہیں جس کی وجہ سے ہم آپ پر سبقت رکھیں۔

۴۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا جس طرح ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی آپ بھی صحابی ہیں۔

۵۔ حضرت علی نے فرمایا کہ صدیقِ اکبرؓ اور فاروقِ اعظمؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب نہیں جتنے آپ قریب ہیں۔

۶۔ حضرت علی نے فرمایا جس طرح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد ہوں آپ بھی داماد ہیں کیونکہ آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضورؐ کی دو صاحبزادیاں ام کلثومؓ اور رقیہؓ آئیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو حضور نے ذوالنورین کا لقب عطا فرمایا۔

اڑتیسواں حوالہ ۳۸:۔ الصافی شرح اصولِ کافی مطبوعہ لکھنؤ۔ مصنفہ ملاں خلیل قزوینی۔ جز سوم حصہ دوم صہ ۱۴۷ سطر ۶۔ پس زادہ شد برائے او از خدیجہ پیش از رسالت او قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثومؓ و زادہ شد برائے او بعد از رسالت طیب و طاہرؓ و فاطمہؓ۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے قبل از بعثت قاسم اور رقیہؓ اور زینبؓ اور ام کلثومؓ پیدا ہوئیں اور بعثت کے بعد طیب اور طاہرؓ اور فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔

انتالیسواں حوالہ ۳۹:۔ زاد المعاد مطبوعہ تہران مصنفہ ملاں باقر مجلسی صہ ۱۶۵ سطر ۹

اللھم صل علی القاسم و الطاہر ابنی نبیک۔ اللھم صل علی رقیہ بنت نبیک والعن من اذی

نبیک فیہا۔ اللہم صلی علی ام کلثومؓ بنت نبیک والعن من اٰذی نبیک فیہا

ترجمہ:۔ یا اللہ رحمت بھیج قاسم اور طاہر پر جو تیرے نبی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ رحمت بھیج اپنے نبی کی بیٹی رقیہؓ پر اور لعنت بھیج اس پر جو تیرے نبی کو اس کے سبب اذیت دے یا اللہ رحمت بھیج اپنے نبی کی بیٹی ام کلثومؓ پر اور لعنت بھیج اس پر جو تیرے نبی کو اس کے سبب اذیت دے۔

چالیسواں[۴۰] حوالہ۔ حیات القلوب جلد دوم ص ۱۹، سطر ۱۰۔ جمع از علمائے خاصہ و عامہ را اعتقاد آں است کہ رقیہؓ و ام کلثومؓ دختران خدیجہؓ بودند از شوہر دیگر کہ پیش از حضرت رسول داشتہ و حضرت ایشاں را تربیت کردہ بود و دختر حقیقی آں جناب نبودند و بعضے گفتہ اند دختران ہالہ خواہر خدیجہؓ بودہ اند بر نفی ایں دو قول روایات معتبر دلالت می کند۔

ترجمہ:۔ علمائے خاصہ و عامہ کی ایک جماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ رقیہؓ و ام کلثومؓ خدیجہؓ کی بیٹیاں دوسرے شوہر سے تھیں جو حضرت رسول سے پہلے تھا اور حضرت نے ان کو پالا تھا اور حضورؐ کی حقیقی بیٹیاں نہ تھیں بعضوں نے کہا ہے کہ وہ خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں ان دونوں قولوں کے غلط ہونے پر معتبر روایات دلالت کرتی ہیں۔ (نوٹ) شیعہ حضرات کے رئیس المحدثین ملاں مجلسی اثنا عشری رافضی نے روز روشن کی طرح بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ کو واضح کر دیا ہے تاکہ کسی غالی شخص کو بھی انکار کی گنجائش نہ رہے اور خواہ مخواہ اپنی طرف سے تاویلیں کر کے ائمہ مجتہدین کے قول کو جھٹلائے کے باوجود اس قدر واضح دلائل ہونے کے اگر پھر بھی شیعہ حضرات حضرت عثمان غنیؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد تسلیم نہ کریں تو اس مقام پر یہ لطیفہ صادق آئے گا۔ ایک شیعہ اور سنی کے درمیان اس بات پر شرط طے ہو گئی کہ سنی نے کہا بیلوں کے سینگ ہوتے ہیں اور شیعہ

نے کہا نہیں ہوتے ساتھ ہی سنی کو کہا اگر تم بیلوں کے سینگ دکھا دو تو میں آپ کو یک صد
روپے انعام دینے کیلئے تیار ہوں۔ اہلسنت نے چیلنج قبول کر لیا۔ کیونکہ سنی ہمیشہ چیلنج
قبول کرتے رہے ہیں اور تا قیامت قبول کرتے رہیں گے۔ شام کو شیعہ گھر واپس آیا تو
اپنی بوڑھی والدہ سے پوچھا اماں بھلا یہ تو بتا کہ بیلوں کے سینگ ہوتے ہیں یہ سنتے
ہی اماں نے جواب دیا بیٹا ہاں ہر بیل کے سینگ ہوتے ہیں خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے
کوئی بیل سینگ سے خالی نہیں۔ شیعہ نے غمناک ہو کر اپنی اماں سے کہا۔ اماں میں تو یک صد
روپیہ شرط لگا چکا ہوں کہ بیلوں کے سینگ ہوتے ہی نہیں اماں نے کہا بیٹا شرط ہار چکے
ہو سنی کو یک صد روپیہ دینا پڑے گا۔ بیٹے نے کہا اماں کوئی ایسی صورت ہے کہ تمہارا بیٹا
یک صد روپیہ دینے سے بچ جائے۔ عمر رسیدہ اماں نے اپنے بیٹے کے آنسو پونچھ کر
سر پہ پیار دیا اور سینے سے لگا کر کہا کہ بیٹا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں یہ تو اظہر من الشمس
ہے کہ بیلوں کے سینگ ہوتے ہیں لیکن میں تجھے ایک آسان طریقہ بتاتی ہوں سنی اگر تیرے
ہاتھ میں بیل کے سینگ پکڑا بھی دے تو تم دونوں سینگ ہاتھ میں پکڑ کر یہی کہنا نہیں ہوتے
نہیں ہوتے۔ نہیں ہوتے بس ایک فرار و انکار ہی تجھے یک صد روپیہ دینے سے نجات
دلا سکتا ہے۔

اعلان حضرات فقیر نے اہل تشیع کی مستند کتابوں سے معتبر چالیس حوالہ جات کیساتھ ثابت کر
دیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں فقیر
نے صرف انہی کتب کے حوالہ جات پیش کئے ہیں جو اس وقت پاس موجود ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر شیعہ
کتب جنمیں حضورؐ کی اولادِ پاک کا ذکر ہے مطالعہ کرنے پر قارئین کرام کو ایک بیٹیؓ کا ثبوت کسی کتاب
سے ہرگز نہیں ملے گا بلکہ ایک سے زائد یعنی چاروں کے مکمل ثبوت موجود ہیں۔ اب فقیر قارئین

حضرات کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ شیعہ حضرات فاطمہؓ کے علاوہ حضورؐ کی دیگر صاحبزادیوں کا انکار کیوں کرتے ہیں اگر یہ لوگ اقرار کریں تو حضورؐ نے جن کے ساتھ انکی شادیاں کی ہیں جیسا کہ حوالہ جات سے ثابت ہو چکا ہے ان کو حضرت علیؓ کی طرح داماد نبی ماننا پڑے گا اگر داماد مصطفیٰ تسلیم کریں تو انکی شان میں گستاخیاں کرنے سے رکنا پڑے گا۔ ان پر درود و سلام پڑھنا اور عزت و احترام کرنا پڑے گا تو پھر شیعہ مذہب جس کی بنیادیں تقیے اور متعے پر رکھی گئی ہیں منہدم ہو کر پاش پاش ہو جائیں گی۔ اور پردہ چاک ہو جائے گا۔

انعام دس ہزار روپے نقد انعام اس شیعہ مجتہد ذاکر اور مبلغ اعظم کو دیا جائے گا جو مذکورہ شیعہ کتب کے حوالہ جات غلط ثابت کر کے اپنی کسی مستند اور معتبر کتاب سے بارہ اماموں میں کسی ایک امام سے ایک حدیث صریح صحیح و نص جلی مندرجہ ذیل عبارت کی صورت میں پیش کر دے۔

(۱) کسی معتبر کتاب میں مستند حوالہ اور معتبر روایت کے ساتھ حضورؐ نے یہ فرمایا ہو کہ سوائے فاطمہ زہراؓ کے میری کوئی بیٹی نہیں (۲) کسی معتبر کتاب میں مستند حوالہ اور معتبر روایت کے ساتھ جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا ہو کہ سوائے فاطمہؓ کے میرے ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بیٹی پیدا نہیں ہوئی۔ (۳) کسی معتبر کتاب میں مستند حوالہ اور معتبر روایت کیساتھ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا ہو کہ میں اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہوں دیگر میری کوئی ہمشیرہ نہیں۔

تقریظ

علامۂ زماں فاضل دوراں الحاج قاری حضرت قبلہ مولانا محمد عبدالرشید صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم جامعہ قطبیہ رضویہ قطب آباد چک ۲۴۳ تحصیل وضلع جھنگ

حامداً و مصلیاً امابعد فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس رسالہ نافعہ و عجالہ بنات النبی صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو من اولیٰ الیٰ آخر بغیر پڑھایہ مسئلہ جملہ اہل سنت وجماعت کا ایمانی حتمی اذعانی مسئلہ ہے۔ علمائے اہلسنت وجماعت کا کوئی ایک فرد بھی اس میں مختلف نہیں بلکہ اس کی مخالفت کو بے دینی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین خیال کرتے ہیں چونکہ ائمہ اہل بیت اثنا عشر بھی حقیقتاً اہلِ سنّت ہیں۔ اسی واسطے کوئی ایک امام بھی مذکورۃ الصدر مسئلہ میں اہل سنّت وجماعت کا مخالف نہیں۔ بلکہ اہلِ تشیع حضرات جو اہلِ علم ہیں اس مسئلہ میں ہمارے موافق ہیں جیسا کہ محترم ومکرم مولانا غلام رسول صاحب غازی کی اس لاجواب کتاب سے امر واضح ہے کہ مؤلف موصوف نے بڑی کوشش اور دماغ سوزی سے شیعہ حضرات کی کتب معتبرہ بلکہ بعض مصدقہ امام غائب وقائم کے حوالہ جات سے اس عجالہ کو مزین اور مبرھن کیا ہے مولیٰ تعالیٰ مصنف موصوف کی مساعی جمیلہ وجلیلہ کو شرفِ قبولیت بخشے میں امید کرتا ہوں کہ شیعہ حضرات تعصب کی سیاہ پٹی آنکھوں سے اتار کر اس کا بغور مطالعہ کریں گے تو ایسے بے بنیاد واختراعی مسئلہ سے اپنے دامن کو ملوّث ہونے سے بچائیں گے۔ اور توبہ کر کے مصنف کا تشکر وامتنان بجالائیں گے۔

فقط اللہ ورسولہ اعلم

فقیر محمد عبد الرشید غفرلہٗ

چیلنج:۔ کتاب ہذا کا ایک حوالہ بھی غلط ثابت کرنے والے کو یک صد روپیہ انعام دیا جائے گا جتنے حوالے غلط ثابت کرے فی حوالہ یک صد روپیہ انعام حاصل کرے۔

فقیر ابو العباس غلام رسول غازی قادری نوشاہی

انوارِ محمد و فقیر کی دیگر تصانیف مندرجہ ذیل مقامات سے مِل سکتی ہیں

	پیسے	روپیہ		پیسے	روپے
★ دیدارِ محمد منظوم	۰۰	۱	★ دیوبندی مذہب نثر	۳۷	۰
★ سلام - منظوم	۲۵	۰	★ رحمت کبریا بوسیلہ انبیاء و اولیا نثر	۲۵	۱
★ آئمہ اطہار کا فرمان متعلق ماتم حسین ضبط۔ نثر			★ حضور کی چار صاحبزادیاں زیرِ طبع ثبوت از کتب شیعہ		

راجہ بک ڈپو شکر گڑھ

مکتبہ تنویر القرآن اُردو بازار لاہور

بخاری بک سٹال نور کوٹ

محمد عباس بن مولانا غلام رسول صاحب خطیبِ اعظم نارووال

مدینہ بک ڈپو (نزد چوک ظفروال روڈ) نارووال
پروپرائٹر

طباعت ورق: نوروز پرنٹنگ پریس، اردو بازار لاہور